www.KitaboSunnat.com

دانشمندانہ نہیں۔ پاکستان میں عہدِ ایوبی میں جب عائلی قوانین نافذ ہوئے تھے، اس وقت بھی کبار علماء نے ان کے خلاف احتجاج کیا تھا جو تاریخ کا حصہ ہے۔ افسوس کہ آج تک کسی حکومت کو ان کی اصلاح کی توفیق نہ مل سکی۔

☆سوال: ایک لڑکی نے بچپن میں اپنی نانی کا دودھ پیا تھا، کیفیت یوں تھی کہ بچی کے رونے پر وہاں پر موجود لڑکی کی نانی نے اپنا دودھ بچی کے منہ میں ڈال دیا۔ بچی نے دودھ پی کر قے کر دی۔ اس کے بعد بچی کا منہ انگلی سے اندر سے بھی صاف کر دیا۔ اس صورت میں لڑکی کی شادی اس کے خالہ زاد سے ہو سکتی ہے؟ جبکہ دودھ پینے کی صورت میں دونوں کا رشتہ خالہ بھانجے کا بنتا ہے۔ (ارشد جاوید، لاہور)

جواب: اس صورت میں راجح مسلک کے مطابق حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ کم از کم پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے روایت میں اس امر کی تصریح موجود ہے لہٰذا مذکورہ صورت میں نکاح ہو سکتا ہے۔

☆سوال: کسی شخص کا اپنی بیوی کو چند افراد کی موجودگی میں یہ کہنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، کیا طلاق کے زمرے میں آتا ہے؟ جبکہ بعد ازاں وہ شخص یہ کہتا رہے کہ میں نے تمہیں ساری زندگی تنگ کرنا ہے اور تمہیں طلاق نہیں دینی۔ اس صورت میں عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ (کنیز فاطمہ، گلبرگ لاہور)

جواب: خاوند کا بیوی کو یہ کہنا کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے، بعینہٖ طلاق ہے، بعد میں پھر جو یہ کہا کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دینی، یہ اس کی بیوقوفی ہے کیونکہ طلاق کا مطلب عورت کو چھوڑ دینا ہے۔ سو مذکورہ الفاظ سے مقصود حاصل ہے۔ قرآن میں ہے کہ "اے نبی ﷺ اپنی بیویوں کو کہہ دیں، اگر تم دنیا کی زندگانی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں، چھوڑنا اچھا" (سورۃ الاحزاب: ۲۸)

یہ آیت ازواجِ مطہرات کو طلاق دینے کی بارے میں اُتری ہے۔ مگر طلاق کی بجائے چھوڑنے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی ایسا لفظ جس کا مطلب چھوڑنا ہو، اس سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں ایک شخص نے اپنی بیوی چھوڑنے کی نیت سے حبلك علي غاربك کہہ دیا کہ "تیری رسی تیرے کندھے پر" تو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے اس کے متعلق یہی فتویٰ دیا کہ تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی...... لہٰذا مذکورہ بالا صورت میں عورت شوہر کی زوجیت سے آزاد ہے، عدت گزار کر جہاں چاہے باجازتِ ولی نکاح کر سکتی ہے۔

☆سوال: ہر رکعت میں تعوذ پڑھنا مسنون ہے یا صرف پہلی رکعت میں ہی اور باقی میں صرف بسم اللہ شروع کریں۔ اسی طرح ہر تشہد میں درود اور دعائیں پڑھنا مسنون ہے یا صرف آخری تشہد میں ہی؟

جواب: علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ صحیح حدیث کی بنا پر زیادہ واضح بات تو یہ ہے کہ تعوذ صرف ایک دفعہ پڑھی جائے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے "كان إذا نهض من الرّكعة الثانية استفتح القراءة ولم يسكت" (۱/۶۱) "نبیؐ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو خاموش ہوئے بغیر فوراً قراءت شروع کر دیتے"

تشہدِ اوّل میں حدیث فكيف نصلّي عليك سے عموم کی بنا پر درود پڑھنے کا تو جواز ہے لیکن عمومی دعائیں آخری تشہد میں ہی پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے (رواہ الجماعۃ، البخاری والترمذی بحوالہ منتقیٰ) "جب ایک تمہارا تشہد اخیرین سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے...... الخ" ☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ